B.A URDU (Hons) Part-II
Paper-III, Poetry
Topic: Explanations of Gazals

DR. Masroor Haidri,
Dept. of Urdu, J.K. College,
Biraul, Darbhanga.

غزل (1)

(1) ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

(1) تشریح :-

شاعر کہتا ہے کہ انسانی خواہشات بہت زیادہ ہیں۔ جتنی خواہش یا ارمان پوری ہوتی ہے اتنی ہی یا اس سے زیادہ اور خواہش پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ انسان یہ سوچتا رہتا ہے کہ میرے بہت سے ارمان پورے ہوئے ہیں لیکن وہ بہت کم پورے ہوئے - ایک ارمان ایک چاہت پوری ہوتی ہے اسی کے ساتھ دوسری چاہت آجاتی ہے - اور ایک عالمی حقیقت ہے یہ

خواہش پہ دم نکلنا :- یعنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے جلدی کرنا

(2) ڈرے کیوں میرا قاتل، کیا رہے گا اس کی گردن پر
وہ خوں جو چشمِ تر سے عمر بھر یوں دم بدم نکلے

تشریح :- غالب کہتے ہیں میرے جسم میں جتنا خون تھا وہ تو آنسوؤں کے ذریعہ بہہ چکا ہے - اب تو میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ

Scanned with CamScanner

بھی نہیں ہے۔ اسلئے میرے قاتل کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خون کرنے کا یا خون بہانے کا اس پر الزام نہیں آئے گا۔ لہذا وہ بالکل نہ ڈرے کہ میرے خون کا الزام اس کی گردن پر رہے گا۔

(3) نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

تشریح:- شاعر کہتا ہے کہ آدمؑ جنت سے نکالے گئے تھے۔ یہ ہم نے سنا تھا۔ لیکن حضرت آدمؑ سے بھی زیادہ بے آبرو ہو کر تیرے کوچے اور گلی سے ہم نکالے گئے ہیں۔

(4) مگر لکھوائے کوئی خط اس کو تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے

تشریح:- شاعر کا کہنا ہے کہ میرے محبوب کو اگر کوئی خط لکھوانا چاہتا ہے تو مجھ سے ہی خط لکھوائے۔ مقصد یہ ہے کہ جب لوگ اسے ہم سے خط لکھوائیں گے تو ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ میرے محبوب کی خط و کتابت کن کن لوگوں سے اور وہ خط میں اسے کیا کیا لکھوائے ہیں۔

(5) ہوئی جن سے توقع خستگی کی داد پانے کی
وہ ہم سے بھی زیادہ کشتہ تیغِ ستم نکلے

مشکل الفاظ: خستگی - بدحالی، تنگ دستی، پریشانی

تشریح:- غالب کہہ رہا ہے کہ ہمیں جن لوگوں سے امید تھی کہ وہ ہماری خستہ حالی یا ہماری پریشانی کو دیکھ کر ہم سے ہمدردی کا اظہار کریں گے ان سے ملنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ہم سے بھی زیادہ خستہ حال اور پریشان حال لوگ ہیں - وہ ہم سے بھی زیادہ ستائے ہوئے ہیں -

(6) بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا
اگر اس طرۂ پُر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے

تشریح:- بھرم کھل جانا محاورہ ہے - جس کا مطلب ہے بات بگڑ جانا شہرت زائل ہو جانا -

یعنی اگر تیری زلف کھل جائیں تو ان کی درازی اور لمبائی تمہاری قامت اور لمبائی سے زیادہ نکلے گی - تمہیں جو اپنے لمبا پن ہونے کا بھرم ہے وہ ٹوٹ جائے گا -

Scanned with CamScanner

(7)

محبت میں نہیں ہے فرق مرنے اور جینے کا
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

تشریح:- جس کافر پہ ہمارا دم نکلتا ہے یعنی جس پر ہم مرتے ہیں اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں۔ یعنی جس کی جدائی کی وجہ سے ہمارا جینا محال ہے، اسی کو دیکھ کر جیتا ہوں یعنی خوش ہوتا ہوں۔ گویا محبت میں مرنا اور جینا ایک ہی ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

---

(8)

خدا کے واسطے، پردہ نہ کعبہ سے اٹھا واعظ
کہیں ایسا نہ ہو، یاں بھی وہی کافر صنم نکلے

تشریح:- اس شعر کے دو مطلب ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔
ظاہری مطلب یہ ہے کہ واعظ نے غالب سے کہا بتوں کو پوجنا بری بات ہے اللہ ہی کو پوجنا چاہیے، عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیے اس پر غالب نے کہا میں تو بن دیکھے کسی کو نہیں مانتا۔ تم خدا کو دکھاؤ تو اس کی پرستش کر سکتا ہوں۔ اس پر واعظ نے کہا اچھا آؤ میں تمہیں کعبہ سے پردہ اٹھا کر خدا دکھاتا ہوں۔ یہ سنکر غالب نے کہا کہ "خدا کے واسطے پردہ نہ اٹھائیے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے اندر بھی میرا محبوب ہی چھپا بیٹھا ہو۔ ایسا ہوا تو میں بہت شرمندہ محسوس کروں گا۔

Scanned with CamScanner

(9) کہاں میخانہ کا دروازہ غالب اور کہاں واعظ
پر اتنا جانتے ہیں، کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

تشریح :-

واعظ - مولوی، پنڈت، نصیحت کرنے والا

واعظ کی پارسائی اور ان کی اچھائی کی جس قدر چرچا ہے
میں بھی اس کو جانتا ہوں۔ میں واعظ کے بارے میں بہت اچھی اچھی
باتیں سن چکا ہوں۔ مگر کیا کہیں کل جب ہم شراب خانے سے
باہر نکل رہے تھے تو اتفاقاً دروازے میں ہماری اور واعظ کی
ملاقات ہو گئی۔ ان سے ~~میرا منہ کھ~~ میرا آمنا سامنا ہو گیا

Scanned with CamScanner